ترجمہ: محمد ادریس سلفی
نظر ثانی: محمد یاسین ظفر

''جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کویت'' کا دہشت گردی، تکفیر اور حکومت کے خلاف بغاوت کے بارے میں واضح منشور

الشیخ طارق سامی العیسٰی صدر جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کا مجلّہ ''الفرقان'' کے لیے اہم انٹرویو۔

جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کویت کے صدر الشیخ طارق سامی العیسٰی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیان میں کویتی حکومت خصوصاً امیر کویت اور انکے ولی عہد ووزیر اعظم، وزیر خارجہ، وزیر اطلاعات، ممبران پارلیمنٹ، سپیکر اسمبلی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس کے منشور اور اس کے نظریات کو مملکت کویت کے ساتھ ہم آہنگ قرار دیا اور اس کے خیراتی کاموں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

انہوں نے ان جذبات کا اظہار وکلاء اور نامور صحافیوں کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جنہوں نے جمعیت کے مؤقف کی ہر آن قلم وقرطاس اور حال ومقال سے نہ صرف تائید کی بلکہ بھرپور دفاع کا حق ادا کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس وقت عموماً تمام اسلامی خیراتی اداروں خصوصاً جمعیۃ کے رفاہی کاموں کو بلاوجہ شکوک وشبہات کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ من گھڑت اور کذب بیانی کا سہارا لیکر اسے بدنام کیا جارہا ہے۔ ایسے وقت میں حقیقت حال کا واضح کرنا اور غلط پروپگینڈہ کا ازالہ انتہائی ضروری ہے۔

مجلّہ ''الفرقان'' سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ جمعیت احیاء التراث الاسلامی خالصۃً انسانی ہمدردی کے لیے وقف خیراتی ادارہ ہے۔ جو اقوام عالم میں آنے والے ناگہانی آفات، زلزلوں سیلاب، قحط سالی، جنگ سے متاثرہ لوگوں کی ہر ممکن اعانت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں تعلیم، صحت اور خدمت خلق کے لیے مراکز کا قیام اس کی اولین ترجیح ہے۔

آج سعودی عرب، کویت، فلسطین اور دیگر اسلامی ممالک میں رفاہی اداروں اور انسانی ہمدردی کے لیے کام کرنے والے کارکنوں پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف عیسائی مشینری کے لیے دروازے کھلے ہیں۔ جگہ جگہ عیسائی N.G.O اسلامی عقائد کے منافی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ وہ مسلمانوں کی تہذیب وثقافت کے خلاف کھلم کھلا کام کر رہی ہیں۔ اور یوں عمداً دنیا کو ایک نظریاتی جنگ کی جنگ کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ ''یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون'' (ترجمہ) وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔

دنیا میں جس قدر فقر وجہالت، امراض اور پناہ گزینوں کی کثرت ہو رہی ہے۔ اسی رفتار سے اسلامی خیراتی ورفاہی اداروں کے خلاف نفرت اور آپس میں اختلاف ڈالنے کی خباثت عام ہو رہی ہے۔ جبکہ ہر ذی شعور اس شرانگیزی کو یہودی خفیہ تنظیموں کی کارکردگی قرار دے رہا ہے۔

شیخ عیسیٰ حفظہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ آخر عالمی ضمیر اور خصوصاً مغربی اہل فکر کہاں ہیں جبکہ سابقہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کا وہ انٹرویو ہر کسی نے سنا، پڑھا ہے کہ ''اس وقت دنیا کی نصف آبادی فقیری کی انتہائی نچلی سطح پر زندگی بسر کر رہی ہے اور کروڑوں انسان بجلی، صحت کی سہولت سے محروم ہیں۔ جبکہ ایک ارب انسان پینے کے صاف پانی کے محتاج ہیں۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ بابت 2005ء حقوق انسانی کے ادارے اور عالمی عدالت سے کیوں مخفی رہی ہے کہ ڈیڑھ کروڑ افریقی عوام اس وقت فاقہ کی بنا پر موت وحیات کی کشمکش میں سانسیں لے رہے ہیں۔ ان آفات کے شکار یتیم، بیوہ، کمزور، مساکین لوگوں سے اگر اسلامی رفاہی اداروں کی اعانت کو

روک لیا جائے تو یہ کیسے سانسیں بحال رکھ سکیں گے؟ ہم اس عزم صمیم کا اعادہ کرتے ہیں کہ ان رکاوٹوں ،شکوک وشبہات اور حسد بھری نگاہوں کے باوجود جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اور دوستوں کا تعاون جاری رہا جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی خیر پھیلاتی اور تاریکی دور کرتی رہے گی۔ اور اس کار خیر کا تاج کویت اور اہل کویت کے سر پر چمکتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جمعیت کی ان رفاہی کوششوں اور واضح موقف کے دفاع کا جو حق اہل قلم ،صحافیوں اور وکلاء نے ادا کیا ہے ان کی محنتوں کوششوں کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ آپ کا یہ بلند کردار صہیونی تحریک کے سامنے بڑی رکاوٹ ہے جو اس خطہ میں اہل اسلام کو اپنا ہدف بنائے ہوئے ہے۔ اور دہشت گردی کے مصنوعی نام کے تحت اس کار خیر کو محدود کرنا چاہتی ہے۔ جبکہ کچھ صحافی حضرات نادانی یا تجاہل وحسد کی بنا پر جمعیت کے اس کار خیر کے متعلق زہر افشانی بھی کرتے رہتے ہیں۔ جبکہ جمعیت احیاء کی خدمات ربع صدی پر محیط ہیں۔ ان دوستوں کو اہل وطن کی شہادت اور تزکیہ سامنے رکھ کر حقیقت کا جائزہ لینا ہوگا۔ وہ یقیناً حق اور ضمیر کی آواز کے سامنے جواب دہ ہیں۔

''وقفوهم انهم مسئولون '' انھیں ٹھہراؤ ان سے پوچھ کچھ ہوگی۔ '' ستكتب شهادتهم ويسألون'' عنقریب ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے باز پرس ہوگی۔

مشہور کہاوت ہے'' رب ضارة نافعة'' کبھی کبھی شر سے بھی خیر برآمد ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں نے کم از کم رفاہ عامہ اور امدادی سرگرمیوں کی اہمیت واضح تو کر دی ہے اور جمعیت کا موقف تکفیر، خودکش حملوں اور ملکی بغاوت کے متعلق جمعیت کے موقف کو اجاگر کر دیا ہے۔

جمعیۃ کا دعوت الی اللہ سے متعلق موقف

شیخ طارق عیسیٰ حفظہ اللہ تعالیٰ نے ان جملہ الزامات کو غلط قرار دیا جو جمعیت کے متعلق لاعلمی اور جاہلیت میں پھیلائے گئے انہوں نے واضح کیا کہ دعوت الی الاسلام کے لیے جمعیت ایسے داعی کا انتخاب کرتی ہے جو بلند اخلاق ،نرم خو، صحیح سوچ کا حامل ہو اور دین کی سمجھ بوجھ میں پختگی کا حامل ہو۔ ارشاد ربانی کے مطابق " قل هذه سبيلى ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعنى، وسبحان الله وما انا من المشركين" (یوسف108)

آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبعین اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

جمعیۃ کا منہج ہے کہ دعوت حکمت، نرمی اور اچھے سلوک سے ہو جیسا کہ حکم ربانی ہے " ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن " اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔اور ارشاد ربانی ہے "ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي أحسن، الاالذين ظلموا منهم " اور اہل کتاب کے ساتھ بحث ومباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں۔

دہشت گردی سے اجتناب

شیخ نے واضح کیا کہ قتل وغارت گری غیر درست اور حرام کردہ جرم کی فہرست میں آتی ہے کیونکہ اس سے اسلام کی ان حدود کی پامالی ہوتی ہے جن کی حفاظت کا ذمہ اسلام نے قطعی طور پر لے رکھا ہے۔مثلاً بیگناہ جانوں کا قتل، امن عامہ میں رخنہ اندازی، امن پسند عوام کو پریشان کرنا اور بلا تفریق مرد خواتین، بچوں کو ذبح کر دینا..........................

جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی نے علماء کے بیانات نشر کیے ہیں جو انہوں نے بم دھماکوں اور خصوصاً سعودیہ میں دہشت گردی کے ناجائز اور حرام ہونے کے حوالہ سے دیئے تھے۔ بلکہ 11-9 کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر بھی ہونے والے واقعہ کی شدید مذمت کی تھی یہ تمام مقالات جمعیۃ کی طبع شدہ کتاب "فتاویٰ الائمہ فی النوازل المدلهمة" میں دیکھے پڑھے جاسکتے ہیں۔کتاب کے صفحہ نمبر 109 پر جہازوں کے اغوا جیسے واقعات سے متعلق واضح فتاویٰ دیکھے جاسکتے ہیں۔جمعیت کا یہ منشور ہے کہ بے گناہ کے خون، مال، عزت پر حملہ حرام اور ناجائز ہے۔کیونکہ اس طرح پر امن اور مطمئن معاشرہ کو دہشت زدہ کرنا ان کے سکون، دولت جائیدادوں کو غیر محفوظ کر کے اجاڑنا قطعی طور پر غیر درست فعل ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے "ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق" اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرو۔"ولا تبغ الفساد في الارض ان الله لا يحب المفسدين" اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو یقین

مان کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔ اور رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے "اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة" ظلم کرنے سے بچو کہ ظلم روز قیامت بہت ساری تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ (مسلم)

فتویٰ بازی کے متعلق جمعیت کا منشور

فتوی بازی ناحق دھندہ ہے جس کا افراد اور معاشرہ پر گہرا اثر پڑتا ہے چنانچہ اس حساسیت کی بنا پر جمعیۃ ماضی وحال کے جید اہل علم کے قواعد وضوابط کی پاسداری کرتی ہے۔ مثلاً

(۱) کسی شخص کو کافر قرار دینا شرعی حکم ہے جس کا حق صرف اللہ تعالیٰ اور رسول گرامی قدر ﷺ کو ہے۔ لہٰذا جسے وہ کافر نہ کہیں ہرگز کافر قرار دینا غیر درست ہے۔

(۲) کسی کے کفر اختیار کرنے کی علامت شک وشبہ اور وہم وگمان سے بالاتر غیر مخفی واضح عملی وقولی صورت میں ہونی چاہیے۔

(۳) کفر کا فتوی لگانے میں جلد بازی پر کئی ایک خطرناک نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً اس کا خون بہانا درست، آپس میں وراثت کی تقسیم غیر درست، نکاح کا ٹوٹ جانا۔ لہٰذا یہ معاملہ قطعاً سستی وکوتاہی کا متحمل نہیں ہے کیونکہ اس میں مدمقابل پر ظلم وزیادتی ہوگی۔

(۴) تکفیر کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ اگر مخاطب کافر نہیں ہے تو یہ فتوی واپس کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔ فرمان رسول مقبول ﷺ ہے "ای امر قال لا خیه یا کافر فقد باء بها أحد هما ان کان کما قال والا رجعت علیه" جس کسی شخص نے بھی اپنے بھائی کو کافر کہا تو پس کلمہ کفر کے ساتھ دونوں میں سے ایک ضرور لوٹا اگر تو متکلم کی بات کے مطابق ہی ہے۔۔۔۔۔۔وگرنہ یہی (فتوی) کہنے والے پر لوٹے گا۔

حکمرانوں کو خیر خواہی کی نصیحت اور ان کے خلاف بغاوت

اس سے متعلق جمعیت کی طریقہ اور خیال جمہور اہل اسلام سے ہرگز جدا نہیں بلکہ اولی الامر کو خیر خواہی کے جذبہ سے نصیحت کرنا ضروری ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس بات پر بیعت لی تھی۔ جمعیت کا منہج یہ ہے کہ حکمرانوں کے خلاف منبر ومحراب اور مجالس میں غلط تشہیر درست نہیں بلکہ انفرادی طور پر کمی وکوتاہی پر باخبر کرنے کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ رسول گرامی قدر ﷺ کی

بھی اس بارہ یہی نصیحت ہے۔ حاکم وقت سے ظلم، فسق اور کمی کوتاہی کے باوجود اس کے خلاف بغاوت اور اسلحہ اٹھانا حرام ہے کیونکہ جو شر و فساد اہل حکومت سے بغاوت کی بنا پر پھیلے گا۔ جس میں قتل و غارت ہوگی۔ اس سے کئی گنا زیادہ ہوگا۔ جس کا اہل حکومت، اگر کر رہے ہیں۔ مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور شرعی طور پر بھی بڑی برائی کے ذریعہ چھوٹی برائی دور کرنا درست نہیں ہے۔ شر کو دور کرنے کے متعلق ماضی و حال کے اہل علم نے کتاب و سنت سے یہی منہج سمجھا اور بیان کیا ہے۔

یاد رہے جمعیت کا یہ واضح موقف جمعیت کے مطبوعہ منہج میں مفصل مرقوم ہے۔

تخریب کاری:۔

جمعیت کے ہاں ہر قسم کی تخریب کاری غیر درست ہے اس کا تعلق خواہ انفرادی ملکیت سے ہو یا نہروں، دریاؤں کے پلوں، بجلی گھروں، پٹرول، گیس کی لائنز سے ہو۔ بلکہ ایسے جرم کے مرتکب افراد کے متعلق ایسی سزا ہونی چاہیے جو عبرت ناک ہو۔ ارشاد ربانی ہے "انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا ان يقتلوا أو يصلبوا وأن تقطع ايديهم وأرجلهم من خلاف أو ينفعوا من الارض ذالك لهم خزي في الدنيا ولهم في الأخرة عذاب عظيم" جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کو دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔

مظاہرے:۔ مظاہرے مرد کریں یا عورتیں یہ مشکلات کا حل نہیں ہیں اور نہ قباحتوں پر اظہار ناراضگی کا محبوب طریقہ ہے بلکہ یہ تو مغرب سے درآمد شدہ ہے جبکہ مظاہرے میں عموماً انفرادی ملکیتوں اور حکومتی اداروں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اور اس طرح شر کو مزید پھیلانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

مشکلات کے حل کا پرامن اور موثر شرعی طریقہ ہے کہ انفرادی طور ہر اہل حل و عقد کو نصیحت کی جائے حکمرانوں اور وزراتوں کو لکھ کر مطلع کیا جائے۔ جیسا کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کا طریقہ تھا۔

خودکش حملے:۔ خودکشی انسانی شرف و کمال کے منافی ہے کچھ ناسمجھ لوگوں کا جسم کے ساتھ بارود باندھ

کر بازاروں، گزرگاہوں، جلسوں یا بسوں میں حملہ آور ہوجانا غیر معقول غیر شرعی معاملہ ہے۔ یہ طریقہ قرآن پاک کے حکم خودکشی کے تحت آتا ہے۔ارشاد ہے" ولا تقتلوا انفسکم ان الله کان بکم رحیما "اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔

رحمت دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ خودکشی کرنے والا شخص آخرت میں یہی سزا پاتا رہے گا۔" ومن قتل نفسه بيده فحديدته يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا "جس کسی شخص نے اپنے آپ کو لوہے سے قتل کیا تو اس کا لوہا (چھری) اس کے ہاتھ میں ہوگا۔وہ (روز قیامت) ہمیشہ کے لیے جہنم میں پڑا اپنے پیٹ میں مارے گا۔

اور ان طرق سے اسلام اور مسلمانوں کی کون سی خدمت ہوتی ہے جبکہ اس جیسی کاروائیوں سے اسلام دشمن طاقتیں دہشت گردی کا بازار مزید گرم کردیتی ہیں اور معصوم جانیں ہلاک ہوتی ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

بقیہ: جامعہ کے لیل و نہار

خصوصاً پرنسپل جامعہ کے حسن انتظام اور دعاہ کے ساتھ مروت اور محبت کا بھی تذکرہ کیا اور شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد پرنسپل جامعہ نے تمام شرکاء ورکشاپ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہر ممکن تعاون فرمایا اور ورکشاپ کو کامیاب کیا۔تقریب سے مولانا محمد یوسف انور نے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام سے کہا کہ ایک عالم اپنی تعلیم ہمیشہ جاری رکھتا ہے اور ہر لحہ سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔میاں نعیم الرحمٰن نے اس بات پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا کہ لجنۃ القارہ الہندیہ کویت نے ان پر اعتماد کیا اور جامعہ سلفیہ کو علماء کرام کی خدمت کا موقعہ دیا۔انہوں نے مزید کہا کہ جامعہ آئندہ بھی ایسے انتظامات کرنے پر خوشی کا اظہار کرے گا۔

ڈاکٹر راشد رندھاوا نے علماء کو توجہ دلائی کہ وہ مساجد کو نفاذ اسلام کا مرکز بنائیں۔نماز کے قیام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ نظام زکوٰۃ' بیت المال کی شکل میں قائم کریں۔اہل محلہ کی ہر ممکن مدد کریں۔پیار اور محبت کو عام کریں۔یہی تبلیغ اسلام کا شاندار طریقہ ہے۔

آخر میں تمام شرکاء کو بیگ اور نمایاں آنے والے علماء کو معزز مہمانوں نے گراں قدر انعامات سے نوازا۔جبکہ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حافظ عبدالعزیز علوی نے دعائے خیر کی۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆